باب: 66

بہاءالدین محمد نقشبندؒ

(1328 - 1389AD)

خواجہ بہاءالدین کا اصل نام محمد بن سید محمد ہے۔ آپ بخارا کے نواحی علاقے قصر عارفاں میں پیدا ہوئے۔ آپ کا شجرۂ نسب 23 واسطوں سے حضرت علی مرتضیٰؓ تک جاملتا ہے۔ آپ کی تعلیم و تربیت حضرت محمد باب سماسی اور حضرت سید امیر کلال کے زیر نگرانی ہوئی۔ روحانی تربیت حضرت عبدالخالق غجدوانی نے کی جن کا تعلق سلسلۂ اویسیہ سے تھا۔ بچپن ہی سے آثارِ ولایت اور انوارِ کرامت، بہاءالدین محمد کی پیشانی سے نمایاں تھی۔ اس کا تذکرہ آپ کی والدہ ماجدہ کیا کرتی تھیں۔

خواجہ صاحبؒ، سید امیر کلالؒ کے مرید تھے۔ آپ نے ان ہی سے بنیادی تربیت لی مگر پھر ان ہی کی اجازت پر آپ نے شیخ فتح اور شیخ خلیل اتا سے بھی فیض حاصل کیا۔ حضرت خلیل کی صحبت میں تو آپ نے بارہ سال گذارے۔ ان ہی کے ساتھ آپ نے دو مرتبہ سفر حجاز بھی کیا۔

خواجہ بہاءالدینؒ کی گذر بسر، زراعت سے ہوا کرتی تھی۔ آپ عام طور پر جَو اور ماش کی کاشت کیا کرتے تھے۔ آپ ایک اچھے کسان تھے۔ زمین کی تیاری میں بہت محنت کرتے۔ بیج کے انتخاب اور بیلوں سے کام لینے میں بڑی احتیاط سے کام لیتے۔

بہاءالدینؒ، فقیر تھے اور ہمیشہ فقر کی تائید فرمایا کرتے تھے۔ آپ کا کہنا تھا کہ "۔۔ ہم نے جو کچھ پایا، محبت و فقر سے ہی پایا۔۔"۔ خواجہ صاحبؒ کھانے پینے میں حلال کا بہت خیال رکھتے تھے۔ شبہات سے اجتناب کرتے تھے۔ آپ میں ایثار، اعلیٰ درجہ کا تھا۔ آپ گھر آئے مہمان کی پُر تکلف تواضع کیا کرتے تھے۔ اکثر و بیشتر خود کھانا پکاتے اور دستر خوان کی خدمت خود انجام دیتے۔

آپ سے پہلے کے تمام بزرگ، ذکر جہری اور ذکری خفی دونوں ساتھ ساتھ کیا کرتے تھے۔ لیکن شیخ بہاءالدین نقشبندؒ ذکر جہری، یعنی بآواز بلند ذکر، کرنے سے پرہیز کرتے تھے۔ آپ کا نظریہ تھا "ظاہر با خلق و باطن با حق" اور آپ فرماتے "خلوت میں شہرت ہے اور شہرت میں آفت"۔ آپ نے یہ گیارہ اصول قائم کیے:

Siddiqui Publications

(1)ہوش دَر دَم (2) نظر بر قدم (3) سفر دَر وطن (4) خلوت دَرا نجمن (5) یاد کرد (6) باز گشت (7) نگاہِ داشت (8) یادداشت (9) وقوفِ عددی (10) وقوفِ زمانی اور (11) وقوفِ قلبی۔

اوران کی وضاحت کرتے ہوئے آپ کا کہنا تھا کہ جو حضورِ ذوق، ذکر جہر و سماع سے ہوتا ہے اس کو قیام و استقلال نہیں۔ اگر وقفِ قلبی پر مداومت کی جائے تو جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ اور جذبہ سے کام تمام ہو جاتا ہے۔ حقیقت ذکرِ خفیہ، وقوفِ قلبی سے حاصل ہوتی ہے۔ اور ایسا ہو جاتا ہے کہ دل کو خبر نہیں ہوتی کہ ذکر میں مشغول ہے۔ اور آپ یہ بھی فرماتے کہ " بزرگوں کا قول ہے، اگر قلب کو معلوم ہو جائے کہ وہ ذاکر ہے، تو جان لو کہ وہ غافل ہے "۔

- خواجہ نقشبندؒ کے ارشادات میں سے ان کی کچھ اہم تعلیمات یہ ہیں:

(1) ولایت، ایک نعمت ہے۔ ولی کو چاہیے کہ جانے کہ میں ولی ہوں تاکہ اس نعمت کا شکر ادا کرے۔ عنایت الٰہی ولی کے شاملِ حال ہوتی ہے۔

(2) خوارقِ عادت اور احوالِ کرامات کے ظہور کا کچھ اعتبار نہیں۔ اقوال و افعال میں استقامت درکار ہے۔

(3) راہِ سلوک میں، وجود کی نفی، نیستی اور اپنے تیئں کم سمجھنا بڑا کام ہے۔

(4) طلبِ راہ کی ایک شرط، ادب ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نسبت ادب یہ ہے کہ ظاہر و باطن میں بشرطِ کمالِ بندگی اُس کے احکام بجالائے اور ماسوا سے منہ پھیر لے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت ادب یہ ہے کہ خود کو ہمہ تن آپؐ کی اتباع و پیروی کے مقام میں رکھے۔ اور مشائخ کی نسبت ادب یہ ہے کہ لوگوں کو حق کی طرف بلائے۔

(5) مرشد کو چاہیے کہ طالب کے تینوں حال، یعنی ماضی، حال اور مستقبل سے باخبر ہو تاکہ اس کی صحیح تربیت کر سکے۔

خواجہ بہاء الدین محمد نقشبندؒ کا شمار ولی کبار میں ہوتا ہے۔ آپ کی دو تصانیف " دلیل العاشقین " اور " حیات نامہ " ہیں۔ آپ صوفیانہ شاعری بھی کرتے تھے۔ آپ کی رباعیات زیادہ مشہور ہیں۔ خواجہ صاحبؒ " سلسلۂ نقشبندیہ " کے بانی کہلاتے ہیں۔ نقشبند کے لغوی معنی " مصور " کے ہیں لیکن اصطلاحاً اس لفظ کا مطلب " روحِ اسلام کا عکاس " ہے۔ طریقۂ نقشبندیہ کا نام " طریقۂ رسولیہ صدیقیہ " بھی مشہور ہے۔ اس سلسلے کی خصوصیت غیرت، جوش، شجاعت اور تصرف ہے۔ یہ سلسلہ، حضرت اویس قرنیؓ کی طریقت سے زیادہ مطابقت رکھتا ہے۔ اس سلسلے کے اہم بزرگوں میں حضرت علاؤ الدین عطارؒ، خواجہ محمد باقی باللہؒ، امام ربانی مجدد الف ثانیؒ، محمد معصوم سرہندیؒ، خواجہ محمد نقشبند ثانیؒ اور جماعت علی شاہؒ وغیرہ کے نام نمایاں ہیں۔ یہ سلسلۂ طریقت شروع میں بخارا، ترکستان اور وسط ایشیا میں رہا لیکن بعد میں یہ ہندوستان، پاکستان اور دوسرے مقامات میں بھی پھیل گیا۔